77225 ـ حديث: " مقتي تاجروں کے علاوہ باقی سب تاجر جہنم میں جائینگے"

سوال

کیا درج ذیل حدیث صحیح ہے:

" متقی تاجر کے علاوہ باقی ہر تاجر جہنم میں جائیگا " ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہمیں تو یہ حدیث کتب احادیث میں ان الفاظ میں نہیں مل سکی، لیکن سنت صحیحہ میں اس سے مشابہ کچھ احادیث ملتی ہیں، جن میں سے چند ایك درج ذیل ہیں:

رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یقینا تاجر لوگ روز قیامت فجار میں اٹھائے جائینگے، لیکن وہ تاجر جو اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرے، اور نیکی کرے، اور سچائی اختیار کرے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1210) سنن دارمی (2 / 247) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2146) صحیح ابن حبان (11 / 276) امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے، اور امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (994) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مبارکپوری کہتے ہیں:

" مگر وہ تاجر جو اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرے "

وہ اسطرح کہ دھوکہ اور خیانت کر کے نہ تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو، اور نہ ہی صغیرہ گناہ کا، یعنی اس نے اپنی تجارت میں لوگوں کے ساتھ احسان کیا، یا اللہ تعالی کی عبادت اور اطاعت کی.

" اور سچائی اختیار کی "

یعنی اس نے اپنی قسم اور باقی ساری کلام میں سچائی اختیار کی.

قاضی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جب تاجر حضرات کی عادت میں یہ شامل ہے کہ وہ معاملات میں تدلیس کرتے اور چھپاتے ہیں، اور جھوٹی قسموں وغیرہ کے ساتھ جو بھی انہیں کرنا پڑے وہ اس کے ساتھ اپنا مال تجارت فروخت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو ان پر فجور کا حکم لگایا گیا، اور ان میں سے جو حرام کردہ اشیاء سے اجتناب، اور اپنی قسم میں نیکی، اور کلام میں سچائی اختیار کرے اسے تقوی کی بنا پر ان فجار میں سے مستثنی کیا گیا ہے.

اور شارحین نے یہی شرح کی ہے، اور لغو اور قسم کو فجور پر محمول کیا ہے، مرقاۃ میں اسی طرح بیان ہوا ہے " انتہی.

دیکھیں: تحفۃ الاحوذی (4 / 336).

اور صحیح احادیث میں بھی یہی بیان ہوا ہے جو تاجر حضرات کو فجور کا وصف دینے کے سبب پر دلالت کرتا ہے، وہ یہ کہ تاجر جھوٹی قسم کھا کر، اور وعدہ خلافی کر کے تلبیس اور دھوکہ کرتے ہیں.

عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یقینا تاجر حضرات فاجر ہیں "

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا:

کیا اللہ تعالی نے تجارت حلال نہیں کی ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیوں نہیں، لیکن جب وہ بات چیت کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں اور قسمیں اٹھا کر گنہگار ہوتے ہیں "

مسند احمد (3 / 428) مستدرک الحاکم (2 / 8) امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے، اور مسند احمد کے محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے، اور علامہ البانی نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (366) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

وگرنہ تجارت تو کمائی کے لیے افضل ترین چیز ہے لیکن اس شخص کے لیے جو اس میں سچائی اور نیکی اختیار کرے، کیونکہ ایک سچائی اختیار کرنے والا امانتدار تاجر شخص عظیم اجر و ثواب کا مستحق ہے.

ابو سعدي خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سچا اور امانتدار تاجر نبیوں اور صدیقوں، اور شہداء کے ساتھ ہو گا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1209) امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حسن ہے، ہم اس طریق کے علاوہ اسے نہیں جانتے.

اور ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس کی سند کو جید کہا ہے، جیسا کہ المستدرك على مجموع الفتاوى (1 / 163) میں لکھا ہے.

ابو حامد الغزالی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ان سب احادیث کو جمع کرنے میں حالات کی تفصیل ہے: تو ہم کہینگے کہ:

ہم یہ نہیں کہتے کہ تجارت مطلقا ہر چیز سے افضل ہے، لیکن تجارت سے یا تو کفایت طلب ہوتی ہے، یا پھر کفایت سے بھی زیادہ کمائی کی جاتی ہے.

تو اگر کفایت سے زیادہ مال زیادہ اور جمع کرنے کے لیے کمائی کی جائے، نہ کہ اسے خیر و بھلائی اور صدقات میں خرچ کرنے کے لیے تو پھر یہ تجارت قابل مذمت ہے.

کیونکہ یہ دنیا پر متوجہ ہونا ہے جس سے محبت کرنا ہر برائی کی جڑ ہے، اور اگر وہ اس کے ساتھ ساتھ ظالم اور خائن بھی ہو تو پھر یہ ظلم اور فسق ہے.

لیکن اگر وہ اس سے صرف اپنے اور اپنی اولاد کے لیے کفایت طلب کرتا ہے، تو پھر سوال کرنے اور ہاتھ پھیلانے سے تجارت افضل ہے " انتہی.

دیکھیں: احیاء علوم الدین للغزالی (2 / 79).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (21575) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .